﴾زندگی کے اندھیرے میں روشنی ہوگئی﴿

.الحمداللہ یہ ہمارا روزانہ کا درس قرآن جو رمضان کی مبارک سعادتوں میں منعقد ہو رہا ہے بڑی تیزی سے بڑی تیزی سے یہ عیام یہ وقت ہمارے ہاتھوں سے پھسلتا جا رہا ہے اور ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ہم ان میں سے کچھ خیر لے لیں ہم اپنی پوری ہمت محنت سرف کر رہے ہیں کہ کسی طرح سے ہمیں خیر نصیب ہو جائے اس عظیم وقت سے خیر اللہ کے ہاں جب کوئی آ جاتا ہے تو محروم نہیں جاتا کسی صورت بھی محروم نہیں جاتا جب وہ ایسی کوشش کرتا ہے اللہ کو راضی کرنے کے لئے جب وہ کوئی ایسا معاملہ بناتا ہے تو یہ یقیناً امید ہے کہ وہ اللہ کی بارگاہ سے وہ خالی نہیں جائے گا۔

منقول ہے کہ ایک بوڑھی عورت تھی گھر میں اکیلی رہتی تھی ایک رات جو ہے نماز پڑھ رہی تھی کوئی چور اسکے گھر گھس آیا اس نے اٹھ کے پوری طرح سے کوشش کر لی گھر کا ہر کونا کونا چھان مارا کچھ نہ ملا یہ نماز پڑھ رہی تھی اس نے اچھی طرح سارے گھر کا ایک ایک کونا چھان مارا لیکن کچھ بھی نہ ملا خیر جانے لگا تو اس نے سلام پھیر کر اس نے آواز دے دی اس نے کہا اِدھر آ جا چور جو ہے وہ بھاگ گیا اس نے کہا کہ تجھے یہاں سے تو کچھ بھی نہیں ملا لیکن اگر میری بات مانے گا تو امید ہے تمہیں کچھ ملا جائے گا تو اس نے کہا کہ کیا مانو تمہاری بات اس نے کہا کہ وضو کر کے آ وہ وضو کر آیا اور کہا چل یہاں اب دو نفل پڑھ دو نفل پڑھنے کے لئے اس نے نیت باندھی نیت باندھ کے جب وہ سجدے میں گیا تو اس بوڑھی عورت نے یوں دعا کی اس نے کہا

مولا میرا گھر تو خالی تھا تیرا گھر خالی نہیں ہے یہ اب تو تیرے گھر آ گیا ہے تو اسے خالی نہ بھیج تو توبہ کی اس نے تو وہ تائب ہوا تو لہذا جب کوئی اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو کسی صورت بھی فائدے سے خالی نہیں ہے کسی صورت بھی اس کے در سے کسی کو بغیر دیئے خالی بھیجنا یہ ممکن ہی نہیں ہے۔

ایسے اعمال جو اللہ کی بارگاہ میں پیش کیے جائیں یا تو یہ نیکیاں بنتے ہیں یا گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں یا پھر وہ جنت کی نعمتیں بن جاتے ہیں تو فائدہ ضرور ہے دنیا کے اندر آسانیاں ہیں آسائش کا کھولنا ہے رزق کا کھولنا ہے بہت سارے دیگر امراض سے حفاظت ہے علم اور معرفت کا اصول ہے اللہ کا بڑے اعلیٰ رازوں کا کھولنا ہے بڑی نعمتیں ہیں جو ان کے عیوز اللہ پھر عطا کرتا ہے یہ وہ دیکھ لیتا ہے کہ میرا بندہ کس قابل ہے جس قابل کوئی ہوتا ہے اتنا ضرور ملتا ہے تو آیئے جس خوبصورت نشست کا آغاز ہوتا ہے۔

سورة النحل آیت نمبر 112,113,114

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَااللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْ يَصْنَعُوْنَO

اللہ نے ارشاد فرمایا

ترجمہ

اور اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک بستی کی کہ امن اور اطمینان سے رہتی تھی ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی تھی تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی تو اللہ نے اسے یہ سزا چکھائی کہ اسے بھوک اور ڈر کا پہناوا پہنایا یہ بدلہ تھا ان کاموں کا جو وہ کرتے تھے۔

وَلَقَدْجَآءَ هُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْ فَاَ خَذَ هُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَO

اور بیشک ان کے پاس انہی میں سے ایک رسول تشریف لایا تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں عذاب نے پکڑا اور وہ بے انصاف بھی تھے۔

فَكُلُوْ امِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلاً طَيِّبًا تو اللہ کی دی ہوئی روزی حلال اور پاکیزہ میں سے کھاؤ

وَّاشْكُرُوْا نِعمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَO

اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اگر تم واقعی اس کی عبادت کرتے ہو اگر تم واقعی اس کی عبادت کرتے ہو تو پھر اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔

تو یہ خوبصورت موضوع ور یہ خوبصورت بات جو قرآن سے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت ملی ہے رمضان کے ان خوبصورت لمحات میں اگر اللہ ہمیں اس کی سمجھ دے دیں کوئی اس میں اچنبھے والی بات نہیں ہے کہ ہماری زندگی کو اللہ عرشوں کے رنگ لگائے (انشاءاللہ) بہت ساری برکتیں ہو اس آیت میں اللہ نے ہمارے لئے رکھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

کہ میں ایک مثال تمہیں دیتا ہو ایک بستی کی جو امن اور اطمینان سے رہتی تھی ہر طرف سے روزی کثرت سے آتی تھی یہاں اس بستی سے مراد مفسرین اکرام کے مطابق مکہ شریف ہے یہ مکہ شریف کی بستی کی بات کی جارہی ہے کیونکہ امن اور امان کا شہر ہے

(CITY OF PEACE)

امن ہی امن چین ہی چین دنیا میں آج بھی سب سے کم ریٹ والا شہر مکہ ہے کوئی چوری نہیں کوئی ڈکیتی نہیں کوئی بدعملی نہیں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں کوئی کسی قسم کی قتل غیرت نہیں امن اور امان ابھی بھی اللہ نے اسے امن سے برکت دی ہے اور پھر روزی کثرت سے (سبحان اللہ) بڑی روزی ہے وہاں پھلوں سے لدا ہوا شہر اللہ کی نعمتوں سے بڑا ہوا شہر حلانکہ وہاں پر کوئی فصل نہیں ہوتی اس کی اپنی کوئی انڈسٹری نہیں ہے اس شہر کے اندر اسکا اپنا کوئی انڈسٹیل نیٹ ورک نہیں لیکن اس کے باوجود ساری دنیا کی کوئی نعمت کا نام لے آپ وہ آپ کو مکہ سے ملے گی اللہ نے روزی بھی باکثرت دی امن سے بھی اس شہر کو تعبیر فرمایا لہذا آج بھی اس دنیا کے اندر اس شہر کی اپنی ایک پہچان ہے اور اسی طرح اللہ نے اس شہر کو اپنے گھر سے عزت دی ہے کعبہ شریف سے خیر مدینہ شریف کی بھی بات کرنا ضروری ہے بات تو ویسے یہاں مکہ کی ہے اور لیکن ضروری ہے کہ اگر مکہ کو بیان کرو تو مدینہ شریف کی بھی بات کرو۔

آقا علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا

اے اللہ ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں اور جتنی نعمتیں تو نے مکہ کو عطا کی ہے اس سے دوگنی مدینے کو عطا فرما۔

تو لہذا مدینہ شریف کی بہاریں اس کا ایک اپنا معاملہ ہے دیارِ رسول ﷺ بارگاہِ رسول مدینہ شریف تو خیر یہ مکہ شریف کی بات کی گئی بڑی زبردست اللہ نے برکت دی ہوئی ہے تو صرف آقا علیہ اسلام کی آمد سے پہلے بھی صرف آپ مکہ شریف کی ہسٹری آپ اٹھائیں تو یہ الگ پہچان رکھتا ہے اپنی سارے عرب سے قافلے یہاں آتے دنیا بڑھ سے قافلے یہاں پہنچتے اور یہاں بزنس کاروبار عروج پہ ہوتا اور مکہ کے جتنے بھی خاندان تھے مطلب یہ سارے بڑے بڑے متوبل خاندان تھے بڑی عمارت سے اللہ نے انہیں برکتیں دی ہوئی تھی روزی بھی

دی ہوئی امن بھی چین بھی تھا مطلب خوش حال لوگ تھے کعبہ شریف کی برکت بھی تھی سارے قبائل جو ہیں وہ احترام کی نظر سے دیکھتے تھے اور مکے والوں کا جھنڈا لہرا رہا تھا تو کیا ہوا وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگے ناشکری ہونے لگی کیا کیا؟

آقا ﷺ تشریف لائے اللہ آگے فرما رہے ہیں میں نے ایک رسول بھیجا رسول تشریف لے آئے تو انہوں اسے جھٹلا دیا تو نعمتوں کی ناشکری سے مراد یہ نہیں ہے کہ آپ جو ہے اللہ کی نعمتوں ٹھوکرا دیتے ہیں اس سے مراد اس کے کھانے پینے کی چیزیں ہے یا دیگر اس کے معاملات ہیں یہ جو نعمت ہم نے اس شہر کو دی تھی وہ نعمت نبی کائنات تھا وہ محبوب خدا تھا وہ اللہ کا بڑا ہی پیارا رسول تھا جو ہم نے اس شہر کو دیا تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا انہوں نے اس کو مانا نہیں اب یہ کفرانِ نعمت تھا ناشکری ہوگئی بہت بڑی ناشکری ہوگئی تو کیا ہوا؟ اللہ نے اسے یہ سزا چکھائی کہ یہ بھوک اور ڈر کا پہنوا پہنایا حالات بدل گے جب انہوں نے آقا ﷺ کو ماننے سے انکار کیا حضور ﷺ تبلیغ فرماتے رہے آپ نے پوری کوشش کی لیکن انہوں نے مانا نہیں تو پھر حالات بدلے وہی مکہ جہاں پہ بہت کثرت تھی روزی کی وہاں پہ قحط پڑھ گیا کھانے پینے کی چیزیں ختم ہوگئی قافلے آنا روک گے گرمی اتنی شدت سے بڑھی کہ جو تھوڑے بہت ندی نالے جو پانی کے زخیزے تھے وہ سارے خشک ہو گے ریت ہی ریت اڑنے لگی ہر طرف ریت ہی ریت جانور مرنے لگے لوگ بھوک سے بے حال ہو گے اور پیاس کی شدت اور یہاں تک کہ پھر یہ سارے اکٹھے ہو گئے سیدنا ابو طالب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جا کے کہا کہ اپنے بھتیجے سے کہو کہ ہمارے لئے دعا کرے وہ دعا کرے گا تو یہ آفت ہم سے ٹل جائے گی ہم تو بھوکے مر گے اب ہماری تو یہ حالت ہوگئی ہے کہ ہمیں شائد اب انسانی گوشت نہ کھانا پڑھ جائے جانور تو پہلے ہی مر گے حالت اتنی خراب ہو چکی تھی اس قحط تک قہر تھا ساتھ یہ کہا کہ اگر وہ دعا کرے گا اگر یہ مصیبت ٹل جاتی ہے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔

آقا ﷺ کی خدمت میں جب یہ حاضر ہوئے تو میرے نبی ﷺ کا طریقہ انکار کا تو ہے ہی نہیں حضور ﷺ نے کبھی کسی کو انکار تو کیا ہی نہیں تھا یہ آپ کا طریقہ کار تھا تو آپ کو جب یہ کہا گیا کہ آپ دعا کر دے اگر آپ دیا کرے گے تو ہم یقیناً ایمان لائیں گے آپ ٹھیک اس کو کر دیتے ہیں تو ہمارے لئے اس سے بڑی کوئی خوشی نہیں ہے تو حضور علیہ اسلام نے

ارشاد فرمایا

دعا میں ضرور کر دیتا ہوں یہ بھی جانتا ہوں کہ ایمان تم پھر بھی نہیں لاؤ گے تو آقا علیہ اسلام تشریف لے گئے کعبہ شرف میں اور جب آپ نے ہاتھ اٹھا کے دعا مانگی ابھی آپ کے چہرہ مبارک پہ ہاتھ ہی نہیں پھیرے کہ آمین ابھی نہیں کہا گیا تھا نہ جانے کہا سے کالی گھٹائیں اٹھی اور پورے مکے پہ چھا گئی اور وہ لوگ جو آپ سے دعا کروانے آئے تھے جب وہ واپس گھروں کو پلٹے تو ان کے پونچھے گیلے ہو چکے تھے اتنی بارش جو ہے آقا ﷺ کی دعا سے ہوئی تھی۔

ابھی بھی خیر حال یہی ہے دنیا میں پوری دنیا اس وقت لوک ڈاؤن ہیں اور اس وقت شدید تکلیف میں لوگ زندگی گزار رہے ہیں بڑی سخت مشکل ہے تو اس حدیث کو پیش کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہمیں ابھی بھی درِ رسول پہ ہی جانا چاہئے درِ رسول ہی واحد وہ جگہ ہے جہاں جا کے یہ سارا قحط ہی ہے تکلیف کا قہر گھروں میں قید رہنے کا قہر ایک دوسرے کا نہ ملنے کا قہر یہ سارا قہر ہی پڑ گیا ہر شے ختم ہی کر دی ابھی بھی حل یہی تھا آخری حل یہی ہے کہ ایسا ہونا چاہئے تھا لیکن افسوس نہیں ہوا ہم ایسے دور میں جی رہے ہیں کس قدر حالات عجیب ہے ایک سادی سی بات تھی کہ وہ کس کے رسول نہیں ہے ہر طبقے کے وہ رسول ہیں تو کیا ہی اچھا ہوتا کہ مسلمان حکمران جو ہے وہ سارے ہاں حاضر ہوتے اور جا کے وہاں پہ حاضری دیتے اور اللہ سے ارض کرتے اللہ کے نبی سے ارض کرتے اگر یہ سازش ہے تو بھی ختم ہوا گر یہ بیماری واقعی ہے تو بھی ختم ہو تو اگر یہ کوئی آزمائش ہے تو بھی ختم ہو تو حضور ﷺ کے در پر حاضر ہو میرا نہیں خیال کہ وہ لوگ وہاں سے واپس پلٹتے اور یہ خوشخبری نہ سنتے کہ اللہ نے اس کو ختم کر دیا تو افسوس صد افسوس اس پر کیا کہا جائے آج بھی دنیا حضور ﷺ کی ناشکری ہی کر رہی ہے اُس دور میں تو تھی ہی آج بھی ہم آقا ﷺ کے ناشکرے ہیں تو حضور ﷺ نے ہاتھ اٹھائے تو اللہ تعالیٰ نے بارش نازل فرمائی۔

تو اصل میں میں جس بات پر یہاں توجہ چاہتا ہوں آپ کی زندگی کے لئے قرآن نے یہ جو بات بیان کی ہے کہ ناشکری کرنے سے خوف اور بھوک کا پہناوا پہنایا جاتا ہے اس وقت ہم خوف میں مبتلا ہے یہ فلاں بندے کو نہ ہو جائے یہ فلاں کو بھی نہ ہو جائے یہ باہر نہ کہی نکلوں یہ باہر جا کے کہی مجھ کو نہ لگ جائے یہ اس کو بھی نہ لگ جائے اس کو لگ جائے گا کیا بنے گا اس کو لگ کیا ہوا ہے کیا ہوا ہے خوف ہر طرف عجیب وغریب نہ نظر آنے والا خوف اور بھوک لوگ گھروں میں قید ہے ہزاروں بیچارے بھوک برداشت کر رہے ہیں جن کو کھانے کے لئے روزانہ کے روزانہ میسر ہوتا تھا وہ بچارے اس مجبور ہو کے جہاں دو کھاتے تھے وہاں آدھی روٹی کھا رہے ہیں بھوک کا پہناوا پہنا دیا ہے تو یہ نعمتوں کی ناشکری کرنے والے اس حالت تک ضرور پہنچتے ہیں۔

دیکھو جس طرح ایک گھر ہوتا ہے وہ بھی ایک بستی ہوتا ہے ایک گھر کے اندر جو لوگ ہوتے ہیں وہ بھی ایک بستی کے لوگ ہوتے ہیں وہ بھی ناشکری کرے تو اللہ اس گھر کے اوپر بھی یہی چیزیں اتار دیتا ہے اس گھر کے رہنے والے بھی اس کا شکار ہو جاتے ہیں کس کا قرض کا خوف کس کا بھوک کا خوف کس کا بیماری کا خوف کس کا عجیب غریب لڑائیاں جھگڑے ایک دوسرے سے لڑنے کا خوف پھر بھوک آ جاتی ہیں بھوک مطلب کہ وہ گھر جو ہے رزق کے حوالے سے بہت زیادہ محرومی کا شکار ہو جا تا ہے تو ایک گھر کے اندر بھی یہی معاملہ ہے یہاں میں ایک بات کر کے قرآن پاک کا مضمون شروع کرتا ہو بڑی خوبصورت بات کہ انہوں نے رسول کی تکذیب کی تو اللہ نے ڈر اور بھوک کا پہناوا پہنا دیا رسول کو انہوں نے نہیں مانا تو آج بھی **آقا ﷺ اس طرح موجود نہیں ہے لیکن حضور ﷺ کے نمائندے موجود ہیں آقا ﷺ کی تابعداری میں حضور کے پیچھے چلنے والوں میں امت کے علماء موجود ہیں آپ کی امت کے علماء اب اسی مقام پر**

العلماء ورثته الانبیاء

علماء نبیوں کے وارث ہیں

جو علم دین اسی طرح علما کی تابعداری سے باہر آ جائے گا اُس کا حال بھی یہی ہو گا کہ علماء کی تابعداری اس نے چھوڑ دی اور علماء کو نہیں مانتا وہ کسی کی بھی نہیں تو ایسے شخص کا حال بہت بُرا ہے تو یہ ناشکری کی عادت تو **اللہ نے آگے ارشاد فرمایا**

کہ اللہ کی نعمت کا شکر کروں اگر واقعی تم اس کی عبادت کرتے ہو تو اس کا اظہار کس سے کرو گے تو تم شکر کرو گے تمہارا شکر کرنا اس بات کا اظہار ہے کہ تم واقعی اللہ کی عبادت کرتے ہو اس کا شکر کرتے ہو یعنی اللہ نے اپنی عبادت کو شکر کے ساتھ جوڑ دیا ہے ساری عبادتوں کو شکر کیساتھ جوڑ دیا ہے تم جتنی بھی عبادت کرتے ہو اس کو شکر کے ساتھ جوڑ دو تم نمازی ہو روزے دار ہو حاجی ہو تلاوت قرآن نیکی سارا کچھ تمہارے پاس ہے لیکن اگر زبان تمہاری شکر والی نہیں ہے عبادت اور شکر اکٹھا کر دیا۔

اب آؤ شکر کے حوالے سے چند باتیں

حضور ﷺ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ہجرے پاک میں موجود تھے تو آپ استرحت فرما رہے تھے رات کا وقت تھا کیا آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے عائشہ اگر آپ مجھے اجازت دو تو میں اللہ کی بارگاہ میں حاضری دینا چاہتا ہو تو آپ نے ارشاد فرمایا حضور گو یہ وقت میرا تھا لیکن کوئی حرج نہیں مگر آپ کی جیسی طعبیت ہے جیسا آپ کا دل ہے میری طرف سے اجازت ہے آپ ضرور کریں آپ فرماتی ہیں میں نے دیکھا حضور ﷺ نے تازہ وضو فرمایا اور آپ کھڑے ہو گے اور آپ نفل پڑھنے لگے اور ان نوافل میں جب آپ نے قرآن کی تلاوت کی تو اتنا روئے اتنا روئے کہ ہچکیاں بن گئی آپ نے بہت زیادہ گریاں زاری فرمائی بہت روئے آپ فرماتی ہیں میں دیکھتی رہی جب آپ نے نماز ختم کی تو میں نے پوچھا حضور آپ اتنا کیوں روتے ہیں؟ کیا اللہ نے آپ کو بخش نہیں دیا کیا آپ بخشے ہوئے نہیں ہے۔

آقا علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا

اے عائشہ! میں اس لئے اللہ کی بارگاہ میں آنسوں بہاتا ہوں کہ اس نے جو مجھے بخش دیا ہے اس نے جو مجھے اپنا نبی بنایا ہے کیا میں اس کا شکر گزار نہ بنوں یہ شکریہ کے آنسوں ہیں یہ شکر کے رونے کے آنسو ہیں (اللہ اکبر)

تو اس سے پتہ چلا کہ **شکر کرنا یہ نبی علیہ اسلام کا طریقہ ہے آقا علیہ اسلام بھی اسی پہ فائز ہیں** ایک نبی جو ہے وہ گزر رہا تھا کسی جگہ سے تو اس نے ایک پتھر کو دیکھا کہ اس سے میں سے پانی جاری ہے وہ بڑا حیران ہوا کہ پتھر کے اندر سے پانی جاری ہے اس نے کہا کہ مولا مجھے اس کی وجہ بتائی جائے اس پتھر سے پوچھا کہ تو پانی کیسے نکال رہا ہے؟ اس نے کہا یہ پانی نہیں ہے یہ اصل میں میرے آنسو ہیں مجھے اللہ کے عذاب سے ڈر لگتا ہے یہ اس عذاب سے یہ پانی اور یہ آنسو نکل رہے ہیں تو اس نبی نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ مولا تو اسے معاف فرما تو اس نے جو ڈر اپنے پاس رکھا ہوا ہے تو اس ڈر سے اسے دور کر دے تو یہ دعا کر کے چلے گے کچھ ہی عرصے بعد دوبارہ اسی راستے سے گزر ہوا تو دیکھا کہ وہی پتھر اسے طرح پانی بہہ رہا ہے آپ پھر گئے اس کے پاس اسے کہا اب تجھے کیا ہے پہلے تو عذاب سے رو رہا تھا اب کیا ہوا اس نے کہا کہ اللہ نے میرے بخشش کی اور میرے معاملات میں اللہ

نے جو چھوٹ دی ہے اب میں اس خوشی میں آنسو بہا رہا ہوں اس شکر میں رو رہا ہوں یہ دونوں حالتوں میں ہی ہے **جی تو شکر ادا کرنا یہ اللہ کے اعلیٰ بندوں کا اوڑھنا بچھونا ہیں اللہ کے اعلیٰ بندوں کی عادت ہے کہ وہ اپنی زندگی کو شکر سے عبارت رکھتے ہیں اور اللہ نے جو نعمتیں انہیں دی ہوتی ہے** ان کو بہت زبردست انداز سے اس کی قدر ہوتی ہے اور وہ بڑی ڈیٹیل میں جانتے ہیں کہ یہ جو مجھے نعمت ملی ہے یہ کتنا بڑا اللہ کا کرم ہے مجھ پہ تو لہذا وہ شکر کے انداز میں زندگی گزارتے ہیں اور کبھی بھی اپنے رب کے آگے ناشکری کے انداز نہیں اپناتے (اللہ اکبر)

آپ دیکھیں نہ میں ابھی ایک بات کروں کہ جو اللہ نے ہمیں زندگی دی ہے جو اللہ نے ہمارے پاس نعمتیں دی ہوئی ہے یہ جو ہمارا جسم ہے ہماری روح ہے یہ جو ہمارا اٹھنا بیٹھنا ہے یہ جو ہمارے ماں باپ ہیں گھر بار ہیں یہ جو بچے ہیں سارا کچھ دیا ہوا ہے اس نے اس کی ہر لمحے قدر کرنا **یہ ہر لمحے کی قدر یہ اصل میں شکر ہے** اور بہت سارے اللہ نے ہمیں ایسے معاملے دیئے ہوئے ہیں جن کا ہمیں اندازہ ہی نہیں ہے ہم اس کی گہرائی میں کبھی جا ہی نہیں سکتے کہ وہ کتنی بڑی نعمت میرے رب نے مجھے دی ہوئی ہے میں اسے استعمال کر رہا ہوں اور پتہ ہی نہیں ہے چلیں میں چند ایک سامنے رکھتا ہوں پھر اس کو ہم دیکھتے ہیں کہ میرے رب نے ہمارے ساتھ کتنی رحمتوں اور کرم نوازیوں کے ساتھ ہمارا معاملہ بنایا ہوا ہے (اللہ)

انسان کی آنکھوں کے اوپر جو دو اللہ تعالیٰ نے یہ خوبصورت پلکیں رکھی ہوئی ہے جو اس کی صفائی کرتی ہے جب آپ پلک کو جھپکتے ہے تو آپ کی آنکھوں کی صفائی ہوتی ہے اور اس کے اوپر جو پانی آجاتا ہے یا اس کے اوپر جو گرد پڑتی ہے یہ آپ کو غیر محسوس انداز میں یہ صفائی ہر وقت ہوتی رہتی ہے اور آپ کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ آپ نے دن میں کتنی بار پلکوں کو جھپکا ہے اگر کچھ دیر کے لئے آپ تصویر کریں آپ کی دونوں پلکوں کو کوئی چیز اٹھا کے پلکوں کہ اوپر کی طرف اٹھا کر کوئی ٹیپ لگا دی جائے یا دھاگا باندھ دیا جائے اور اس کو اوپر رکھ دیا جائے کہ پلکیں نیچے نہ آئے تو **With In Ten Minutes** انسان اندھا ہو جائے اس کی آنکھوں کی بینائی ختم ہو جائے اتنی گرد پانی اور وہ جو توبت ہے اس کی آنکھ میں جمع ہو جائے اور آنکھ اپنا فنکشن چھوڑ دے اندازہ ہے آپ کو کہ وہ کتنی بڑی نعمت آپ کی آنکھوں جھپکا کے تو اس کی صفائی کر رہی ہے۔ (اللہ)

پھر انسان کے اندر جو اللہ تعالیٰ نے اعضا فٹ کیے ہوئے ہیں ہمیں بظاہر تو بڑا اچھا اندازہ ہے گمان ہے ہمارے آنکھیں ہیں ہمارے کان ہیں ہمارے ہاتھ اور پاؤں جو ہمیں نظر آتے ہیں ان کی بڑی قدر کرتے ہیں بہت قدر ہے کہ بئی میرے ہاتھ ہیں میرے پاؤں ہیں میرے چہرے کے اعضاء ہے **یہ سارا کچھ نظر آ رہا ہے ان کی بڑی قدر ہوتی ہے** لیکن جو اندر سسٹم فٹ ہے وہ ہمیں نظر ہی نہیں آتا اس کی کتنی زبردست آفادیت ہے جونہی تم لقمہ اپنے منہ سے نیچے اتارتے ہو لقمہ تمہارے منہ سے نیچے اترتا ہے تمہیں پتہ ہی نہیں وہ کن کن مراحل سے اب گزرنے والا ہیں اور اندر کیسے کیسے خوبصورت سسٹم فٹ ہے جو پورے پورے لقمے سے انرجی کو سک کر کے تمہارے جسم کی طاقت بنا دیتا ہے وہ جگر وہ لبلبہ وہ معدہ وہ دل کی زبردست قسم کی دھڑکنیں یہ ساری چیزیں تمہیں نظر نہیں آ رہی لیکن یہ بغیر کسی سیلری کے تمہارے ملازم رکھے گئے ہیں جو تمہاری نوکری کر رہے ہیں ہر وقت تمہاری نوکری میں لگے ہوئے ہیں تمہارے لئے فنکشن پرفام کر رہے ہیں اور اس کے عیوز کچھ بھی طلب نہیں کر رہے اور کتنا عظیم فنکشن اندر چل رہا ہے اور پھر یہ ساری چیزیں آپ ایک سائیڈ پر رکھو نہ یہ ساری چیزیں ایک طرف رکھو نا تو چلو ایک نظر آنے والی چیزیں ہے لمبی بیس ہے آپ کھولتے چلے جائیں تو انسان حیران ہوتا چلا جاتا ہے۔

اسی لئے اللہ نے قرآن میں یوں فرمایا کہ تمہارے جسم کے اندر ہم نے اپنی نشانیاں رکھی ہوئی ہیں تمہارے جسم کے اندر ہم نے تمہیں نشانیوں سے بڑھ دیا ہے غور تو کرو ہم تمہارے اندر نشانیاں رکھ کے بیٹھے ہوئے ہیں غور تو کرو تمہیں ہماری پہچان وہی سے مل جائے گی تو خیر یہ physical چیزیں ہیں (اللہ)

یہ جو انسان کی اچھا اور بُرا سمجھنے کی صلاحیت ہے جو نظر نہیں آتی یہ کتنی بڑی نعمت ہے کہ آپ کو یہ علم ہو رہا ہے کہ کون سی چیز میرے لئے اچھی ہے کون سی بُری ہے آپ کو آگے پتہ چل گیا کہ آگے گڑا آ گیا ہے دماغ نے سیگنل دے دیا ہے ورنہ آپ کتنے ہی اچھے صحت مند کتنے ہی اچھے جسمانی اعضاء کے مالک ہے آپ اس میں گر جاتے گر جاتے تو یہ ساری کی ساری مشینری ختم ہو جاتی اس کا مطلب جو اس کے اوپر قوت دی گئی ہے وہ اس ساری مشینری سے بھی بڑی ہے تبھی اس سے بچتے ہو نہ آپ کے ہاتھ میں دیا سلائی ہے چھوٹی سی دیا سلائی لیکن سوچ اور سمجھ نے اس کو روکا ہوا ہے ورنہ آپ کے جسم کا جل جانا ایک دیا سلائی سے ممکن ہے لیکن اللہ نے اندر وہ سوچ رکھی ہے وہ رائے دل کو دماغ کو سمجھنے کو جو اللہ نے سلیقہ دیا ہوا ہے وہ تمہاری تمام physical طاقتوں سے اوپر ہے بہت بڑا انعام ہے یہ کہ اللہ نے تمہیں **power of thinking** سے نوازہ ہوا ہے سوچنا سمجھنا اس کا ذکر بھی قرآن نے کیا قرآن نے کیا کہ اے لوگوں یہ جو ہم نے تمہیں فکر کرنے کا تا فکر کرنے کا جو ہم نے تمہیں انداز دیا تم نے دیکھا نہیں یہ کتنا بڑا کرم ہے تمہارے اوپر

فبای الا ء ربکما تکذبان

تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو تو گن نہیں سکتے بڑی نعمتیں ہم نے تمہیں دی ہیں جب کوئی بندہ ایسا معاملہ بنالیتا ہے جیسے میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ ایک satisfaction لیول ہوتا ہے زندگی میں آپ بار بار اس بات کو دہرایا کرے تو جب بار بار ان چیزوں کی طرف نظر کرتا ہے تو پھر وہ جو زندگی کا لیول ہے وہ مکمل ہونا شروع ہو جاتا ہے آپ کے اندر ہی اندر جو محرومی ہے ہر وقت ایک محرومی کا احساس ہے یہ بھی نہیں ملا وہ بھی نہیں ملا یہ بھی حاصل نہیں ہوا وہ بھی حاصل نہیں ہوا تو وہ محرومیاں ختم ہو جاتی ہیں (**سبحان اللہ**)

آپ حیران ہو گے کے اس وقت ٹیکنالوجی physically اور industraily دیکھا جائے تو جاپان جو دنیا کو لیٹ کر رہا ہے ٹیکنالوجی میں ترقی میں اور آج کی دنیا کی مادیت کے حوالے سے ایجادات دیکھی جائیں اور انسان کے جو ایک luxuries facilities کا جو تمام سنٹر ہے وہ جاپان ہے یعنی luxuries facilities اس سے خو بصورت اور اعلیٰ ملک اس دنیا میں نہیں ہے باقی اس کی تلقید میں ہے اس کی چیزوں کو کاپی کرتے ہیں اتنی زبردست facilities لیکن حیران کن معاملہ یہ ہے کے پوری دنیا میں سب سے زیادہ خودکشی کے ریشو بھی جاپان میں ہے کیوں؟ سارا کچھ تو مل گیا ہر چیز تو ہے ایک بٹن دبانے سے مل رہا ہے یہ مل رہا ہے وہ مل رہا ہے سارا کچھ تو مل گیا ہے یہ تو بڑا خود کشی بھی زیادہ وہاں ہوتی ہے زیادہ لوگ خودکشی کرتے ہیں خودکشی آپ کی محرومی کا extreme level ہے جب آپ اپنی محرومی کا extreme level دیکھتے ہیں تو اپنے آپ کو گولی مار لیتے ہیں کہ میں محروم آدمی ہوں یہ فلاں شے مجھے نہیں مل سکتی یہ فلاں شے سے مجھے محروم کر دیا گیا ہے مجھے یہ ملنی چاہئے تھی کیوں نہیں ملی لو میں نے اپنے آپ کو مار دیا اور وہ حیران ہیں سارے اس پہ ریسرچ ہوتی ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ کیوں تم لوگ ایسا کرتے ہو کون سی چیز ہے جو تمہیں میسر نہیں ہے یہاں جی اصل میں انہیں کسی نے بتایا ہی نہیں کہ یہ جو انسان کو اللہ نے نعمتیں دی ہوئی ہے جو اسکی اپنی باڈی میں موجود ہے جو اس کے اپنے اندر موجود ہے یہی سب سے بڑی نعمت ہے سب سے بڑا یہ ہے تو محرومی اتنی ہے اور اگر آپ ان چیزوں کو بار بار غور کرے تو پھر آپ محروم نہیں ہوتے پھر آپ خوش رہتے ہیں مولا ٹھیک ہے۔

☆ دیکھو نہ جب آپ کسی قبرستان میں جا کے کھڑے ہوتے ہیں تو کیا ایک لمحے کے لئے سوچیں تو آپ باہر کھڑے ہیں یہ سارے اندر ہیں ان کے پاس اب کوئی لمحہ ایک سیکنڈ کا عمل کرنے کا نہیں ہے تو میرے پاس ابھی بھی ہے ساتھ ہی شکر آیا آپ کسی ہسپتال میں اگر آپ جائے لوگ مریضوں کے مریض چارپایوں پہ لیٹے ہوئے ہیں تو کیا اسوقت احساس نہیں ہوتا کہ میرا جسم اس وقت ٹھیک ہے میں ان لوگوں کی جگہ پہ لیٹا ہوا نہیں ہوں وہ بیماری دیکھ کر لوگوں کی وہ انسان کو اللہ کی اس زبردست نعمت کا احساس ہوتا ہے پھر جیلوں کا کبھی چکر لگا آؤ جیلوں کے اندر چکر لگا کر کبھی ان کا گزرتے گزرتے کبھی خیال ہی کر لو یہاں جو اندر لوگ قید ہیں وہ کیا ہیں؟ کیا لائف ہے ان کی؟ یہ سوچنا ضروری ہے قرآن اس کی طرف توجہ دلا رہا ہے کہ تم اگر واقع میری عبادت کرتے ہو نہ تو شکر کرو میری عبادت

اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ

اگر تم میری عبادت کرتے ہو تو میری چیزوں کو دیکھتے رہا کرو کہ ہم نے تمہیں اندر سلاخوں کے اندر پیچھے نہیں رکھا بیشمار بے گناہ بھی قید ہیں ضروری نہیں کہ ہر کوئی گناہ گار ہی ہے ایسے زندگی کے معاملے بن گئے ہیں ایسا زندگی میں ہو گیا ہے معاملہ کہ وہ بند ہیں حالانکہ کوئی گناہ نہیں کیا یہ بھی ایک نعمت کے شکر ادا کرنے کا طریقہ ہے (**سبحان اللہ**)

یہ بہت ضروری ہے یہ اپنے بچوں کو سکھایا جائے اپنے بچوں کو یہ تلقین کی جائے کہ کہ بیٹا یہ سب کچھ جو تمہیں دیا ہوا ہے اگر یہ نہ بھی ہو پھر بھی اللہ کے سامنے سر سجدے میں رکھنا ہے اپنی بیوی کو یہ تلقین کی جائے شوہر کو یہ تلقین کرے بیوی اگر کچھ بھی نہ ہو تو کوئی بات نہیں کوئی ہماری لڑائی نہیں ہے یہ جو زیادہ لینے کی خواہش ہے زیادہ لینے کا جذبہ ہے اس نے لوگوں کی زندگیاں جہنم بنا کے رکھی ہوئی ہیں اس سے لوگوں کی زندگیاں آج عبرت کے قابل ہیں اور ملا پھر کچھ نہیں ملا وہی جو پھر اللہ نے لکھا ہوا تھا تو پھر کیوں روتے ہو کیوں مرتے ہو کیوں تڑپتے ہو کیوں ایک دوسرے کو اوپر الزامات لگاتے ہو کیوں ایک دوسرے کے اوپر لڑائی جھگڑا کرتے ہو کیوں نفرتیں کرتے ہو نہ تیرا کچھ زیادہ ہو جانا ہے نہ اس کا کچھ زیادہ ہو جانا ہے دونوں کا کچھ بھی بڑھنا وہی جو ہے وہ ملنا ہے تو پھر شکر کرنے کی عادت (**اللہ**) تو لہذا یہ اس لے میں نے چند باتیں عرض کر دی کہ ہمیں یہ اندازہ رہے کہ کتنی بڑی نعمت جو بہت ساری چیزیں ہماری نظر میں نہیں ہوتی ہم اس کا خیال ہی نہیں کر رہے ہوتے۔

مثال

یہ ہوا ہے اس کو پوچھو جس کو کسی کنوئیں کے اندر پانچ منٹ قید کر دے اس سے اس ہوا کی قدر پوچھو اور وہ جونہی جب وہ باہر آئے گا تو کتنا لمبا سانس لے گا ہم اس کو لائٹ لے رہے ہوتے ہیں ہوا ہے کتنی بڑی قدر ہے اس کی اللہ نے تمہیں زندگی کے لئے کیسے کیسے معاملات دیئے ہوئے ہیں تو ان چیزوں کو بندہ جب بار بار ذہن میں لاتا ہے تو ضرور اس کا اللہ کی طرف رجان ہوتا ہے تو ضرور وہ کرم اور فضل ہے۔

(ترمذی شریف)

جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو ساری زمین اور آسمان اس پہ لعنت کرتے ہیں کیوں؟ کیونکہ وہ اللہ کی اس دی ہوئی ہزاروں نعمتوں کی اصل میں وہ ناشکری کا انداز اپناتا ہے تو وہ جو گناہ اس نے کیا اللہ نے اتنا کچھ دیا ہوتا ہے اور پھر بھی اس کے حکم کے خلاف گیا تو یہ بنتی ہے ساری زمین آسمان کی لعنت کے تمہیں اتنا کچھ دیا تھا تم اسی مالک کے خلاف ہو گئے ہو اس مالک کی تو نے کسی بات کو لیا ہی نہیں سیریس لہذا تم گناہ میں لگ گے ساری زمین آسمان کی لعنت ہے تم پر اور اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو ساری زمین آسمان اس کے لئے دعا کرتے ہیں پھر الٹا دعا کرتے ہیں یہی اصل مقصود تھا ساری نعمتیں جو تجھے دی تھی یہ جو تو نے سرسجدے میں رکھا یہ اصل میں مقصد تھا یہی ہماری شکر گزاری ہے (اللہ) تو لہذا جو اللہ نے دیا اس کا شکر اس طرح بھی بناتا ہے کہ جو جو تمہیں دیا گیا ہے اسے وہاں ہی استعمال کرو جہاں جہاں تمہیں استعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہے یہ اصل میں اس کا شکر ہوگا۔

☆مال کا شکر یہ ہے کہ اسے اللہ کے نیک کاموں میں خرچ کیا جائے۔

☆جسم کا شکر یہ ہے کہ اسے عبادت اور ریاضت میں لگایا جائے دماغی سوچ کا شکر یہ ہے کہ اسے اللہ کی حکمتوں کو سمجھنے میں لگایا جائے۔

☆بیوی اور اولاد کا شکر یہ ہے کہ ان کی مدد سے اللہ کے راستے پہ چلا جائے ان کی مدد لی جائے اور ان کو مدد میں لا کر اللہ کے راستے کی طرف روانہ ہو جائے یہ بیوی بچوں کا شکر ہیں ان کو نیکی پہ لگایا جائے جو چیز جس مقصد کے لئے دی گئی ہے اس کو اس مقصد کے لئے استعمال کرنا یہ اسکا شکر کہلاتا ہے اور جب کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو قرآن وعدہ کرتا ہے جونہی تم ایسا کرو گے ہم تمہاری نعمتوں کو بڑھا دیں گے وہ عقل بڑھ جائے گی وہ محنت بڑھ جائے گی تمہاری وہ صلاحیت بڑھ جائے گی وہ تمہاری دولت بڑھ جائے گی وہ تمہاری صحت اچھی ہو جائے گی ہم اس میں مزید برکت دیتے جائیں گے کیونکہ وہ صحیح جگہ پر استعمال ہو رہی ہے جہاں اسے لگنا چاہیے (سبحان اللہ) تو لہذا یہ بڑا اعلیٰ زاویہ ہے جو قرآن نے دیا ہے کہ تم نے ہر صورت جو ہے میرے شکر میں رہنا ہے اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ اگر ہم شکر نہیں کریں گے تو ہمارے پاس دوسری آپشن نہیں ہے اس کے علاوہ کوئی دوسری آپشن چھوڑی ہی نہیں گئی نہیں کروں گے تو کیا کرو گے اگر شکر نہیں کرنا تو اس کا مطلب لڑائی کرنی ہے لڑائی کر کے تو کیا کر لو گے جب لڑنے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوتا تو آپشن ایک ہی ہے اور وہ ہے شکر ہر لحاظ سے شکر تو میں اکثر جب یہ بات کیا کرتا ہوتو میں ضرور یہ بات دوہراتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنایا مسلمان بنا کہ اہل سنت بنایا اہل سنت بنا کہ ہمیں اہل نقشبند سلسلے میں آنے کی سعادت دی اور نقشبند میں یہ نہیں کہ ہم ایوے ہی پھر رہے ہیں ہم اپنے حضرت کے ساتھ لگے ہوئے ہیں پھر یہ بھی نہیں کہ صرف ساتھ ہی لگے ہوئے ہیں جس طرح کا انہوں نے سبق دیا ہے وہ سبق پڑھ بھی رہے ہیں پڑھا بھی رہے ہیں تو اتنا کچھ ملا ہو تو انسان کے چہرے پہ ہمیشہ سکون ہونا چاہئے کبھی ایسا رویہ اختیار کرنا کہ لوگوں کو لگے یہ تو بے چارا فارغ ہے کچھ نہیں ہے اس کے پاس تو وہ سخت ترین ناشکری ہے۔

عورتوں کے حوالے سے

میرے نبی ﷺ نے فرمایا

کہ جب معراج کو وہاں سے گزرے تو میرے نبی نے فرمایا کہ عورتوں توبہ کیا کرو اللہ سے معافی مانگا کرو میں معراج کی رات جب میں نے دوزخ میں عورتوں کو دیکھا تو **عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ تھی عورتیں زیادہ تعداد میں مردوں سے دوزخ میں تھی تو فرمایا حضور ﷺ اس کی وجہ کیا ہے؟** فرمایا دو وجوہات ہیں ایک تم اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہو اپنے شوہروں کی ناشکری کا تم نے جو طریقہ اپنایا ہے اس کی وجہ سے یہ اس کی وجہ ہے اور دوسری یہ ہیں کہ تم غیبت بہت کرتی ہو چغلی بہت کرتی ہو غیبت اور چغلی اور ساتھ شوہروں کی ناشکری یہ دونوں کو ملا کر حضور ﷺ فرما رہے ہیں دوزخ میں لے جانے والے اعمال ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے اس واقعہ سے بھی اس کی بڑی تقویت ملتی ہے کہ آپ کی ساری زندگی کی نعمتیں شکر کے ساتھ جوڑی گئی ساری زندگی کا کرم اور فضل شکر کے ساتھ جوڑ دیا گیا تو آپ گزر رہے تھے تو ایک شخص کو دیکھا تو اس نے آپ سے سلام کی اور کہا حضور کو آپ اللہ کی بارگا میں جارہے ہیں تو میرا اسلام پیش کیجئے گا اور اللہ سے عرض کیجئے گا کہ میری طرف سے میں یہ عرض کرر ہا ہو کوئی نعمت اب مزید نہ دی جائے میں جو آپ کی پہلی نعمتیں ہیں میں انکا ہی شکرادا کرلو تو بڑی بات ہے اب مجھے مزید نعمتوں کی ضرورت نہیں تو حضرت موسیٰ حیران ہوئے فرمایا کہ یہ عجیب بات آپ نے کی ہے کہ نعمتوں سے آپ تھک گے ہیں کہا ہاں ایسا ہی ہے اب میں مزید نعمتیں نہیں چاہتا کافی ہوگئی بس اب ان سے مزید کہہ دیجئے کہ مزید نہ دے اپنے کسی اور بندے کو دے دیں تو یہ میرا پیغام دیجئے گا فرمایا ضرور دوں ۔تھوڑی دور آگے گئے تو ایک اور شخص کو دیکھا تو وہ ریت کے اندر اپنا ستر چھوپا کے وہ بیٹھا ہوا ہے پہننے کے لئے تن پہ ایک کپڑا ابھی نہیں اسنے جی میرا اسلام پیش کیجئے گا اللہ سے کہئے گا جی مجھے بھی پہننے کے لئے کائی شے دے دی جے گا مجھے بھی کوئی نعمت دے دیں میری تو دیکھو حالت کیا ہوگئی تو آپ نے حیرانی سے اسکو دیکھا کہ ابھی تھوڑی دیر ایک شخص ملا کہ نعمتوں کی امبار لگے ہیں اور یہ ملا کہ اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے تو تقسیم خدا پہ حیران ہوئے تو کہا ٹھیک ہے تیرا پیغام بھی دوں گا اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے فرمایا

اے مولا! تیرا پہلا بندہ ملا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ مجھے مزید نعمتوں کی ضرورت نہیں تو جواب دیا کہ اے موسیٰ جا کے اسے کہہ دے کہ وہ ہمارا شکرادا کرنا بند کر دے ہم اس کی نعمتیں بند کردیں گے ہماری طرف سے نعمتوں کی بندش ہوجائے گی دیکھو نہ یہ بندش کا لفظ بولتے جی کاروبار میں بندش ہوگئی ہے یہ گھر میں بندش ہوگئی ہے یہ میرے رشتے داروں میں بندش ہوگئی ہے یہ رشتہ نہیں ہور ہا یہ بندش کیتی لگا دا کسی نے بندش کسی نے نہیں کی ہوئی بندش تم نے کی ہوئی ہے خود یہ بات سن کے سمجھو

کہا بندش ہوجائے گی کہ بند کر دے گے ہم تم نعمتوں کا شکر تم نعمتوں کا شکرادا کرنا بند کرو ہم بندش کر دے گے تالا لگا دے گے پھر پوچھتے ہیں کہ حضور لگتا ہے کہ کاروبار کی بندش ہوگئی ہیں وہ بندش خود لگائی ہے جناب آپ نے وہ جو آپ نے ناشکری کی ہوئی ہے اللہ نے جو آپ نعمتیں دی ہوئی تھی ان کو جو آپ نے ساڑ کے سوا کیا ہوا ہے یہ اس کا رزلٹ ہے وہ بندش ہوگئی ہے آپ وہ شکرادا کرنا شروع کرے کہا کہ اس کو کہہ دیجئے کہ وہ شکرادا کرنا بند کر دے ہم نعمتیں بند کر دے گے ہماری طرف سے ایک سیکنڈ نہیں لگے گا جو میرے بندے کی آرزؤ ہے پوری ہوجائے گی کہا ٹھیک ہے اور کہا **حضور دوسرا ابھی تھا اور دوسرا یہ کہہ رہا ہے کہ مجھے کچھ دیں میری بندش کھولیں میری ہر شے بند پڑی ہیں مجھے تو پہننے کے لئے کپڑا ابھی میسر نہیں یا اس پر آپ آجائے کہ میری نوکری کوئی نہیں میرا کاروبار کوئی نہیں میری اولاد کوئی نہیں جو بھی کہہ لو مثال دے رہا ہوں یہ ساری چیزیں بند ہیں سکون کوئی نہیں مزہ کوئی نہیں زندگی میں اور کوئی بھی شے جو بند ہوگئی ہے** اس کو اس شخص کی مثال پہ لے آؤ کہ میرے پاس کوئی شے نہیں اور وہ کہہ رہا تھا مجھے بھی جواب دیا کہ جا کے اسے ضرور کہیے گا تو ہما راذ کرادا کرنا شروع کر ہم تجھے نعمتیں دینا شروع کرے ہم تیری ہر بند شے کھول دے (سبحان اللہ) کیا لذت ہے

آپ نے فرمایا ٹھیک ہے مولا تیرا حکم جا کے وہ پہلے بندے کو بلایا اب دیکھو اس میں ہمارے لئے ایک بہت خوبصوت حکمت اس کو بلایا کہ بھئی تیرا پیغام آگیا ہے اللہ کی بارگاہ سے کہ تو ہمارا شکرادا کرنا بند کر تو ہی یہ بند ہونی ہے Automatic ہی ہوجائے گی ہم ایسا نہیں کرے گے یہ بھی تو نے ہی کرنا ہے ہم بند نہیں کرے گے یہ بھی تو نے ہی کرنا ہے پہلے بھی تو نے کھولا ہوا تھا تو نے ہی اپنے اوپر نعمتوں کے دروازے کھولے ہوئے تھے اب بند بھی تو خود کرنا چاہتا ہے تو کرلے ہم کیوں کرے گے؟ ہم رب ہیں ہم سب کو دیتے ہیں ہم سب کے اوپر عطا کرتے ہیں ہم کسی کو محروم نہیں رکھتے یہ ہماری یہ ہمارے دربار کی حاصیت نہیں ہے کہ ہم کسی کو چیز دے کے واپس لے یہ بھی تو ہی کرلے تیری مرضی ہے ہم نے تجھے اختیار دیا ہوا ہے تیری مرضی ہے کہ تو چاہے تو چھری سے سیب کاٹ لے چاہے تو چھری سے گردن کاٹ لے یہ ہماری طرف نہیں ہے کوئی یہ نہ کہے کہ چھری سے ہم نے اسکی گردن کٹوادی تو نے خود ہی کاٹی ہے جو سیب بھی کاٹا ہے میں نے نہیں کاٹا وہ بھی تم نے کاٹا ہے تو ہمارا یہ طریقہ ہی نہیں ہم نے ایک دفعہ سب کو دے دیا دے کے کبھی واپس نہیں لیا۔

☆ ایک شخص ہوگا قیامت کے دن اللہ اسے دوزخ سے نکالے گا تو وہ شخص حیران ہوگا کہ مجھے نکلا گیا تو خیر اسے اللہ کے دربار پہ پیش کردیا جائے گا تو اللہ اس سے کلام کرے گا اور کہے گا کے اے بندے صرف اس لئے تجھے نکلا ہے کہ تجھے پوچھوں کہ کیا اب تجھے یقین آیا کہ میری یہ بات سچ تھی جو دنیا میں تو سنا کرتا تھا کیا یقین آگیا کہ وہاں جو میں کہا کرتا تھا میرے کلام میں لکھا ہوا تھا کہ ہم بہت بُرا پیش آئیں گے گنہگاروں کے ساتھ ہم بہت بُری کرے گے تو کیا یقین آگیا وہ چیخ پڑے کہ مولا مجھے یقین آگیا میں تو سڑ کے ختم ہوگیا مجھے یقین آگا آپ کی باتیں صیح تھی۔

اب دیکھو نہ میں ایک بات عرض کروں اگر آپ کسی ایسی حالت میں دیکھتے ہیں پہلے آپ نے اسے منع کیا تھا جب وہ آپ کی بات نہیں مانتا اور جب اس گڑے میں گرتا ہے ایک دفعہ جی چاہتا ہے کہ میں اسے باہر نکال کے پوچھو کہ میں نے تجھے منع کیا تھا کہ نہیں کیا تھا بلکل چاہتا ہے ایک بار اس کو بولا کر میرے اپنے اندر کی satisfaction ہو جائے گی کہ اس کو میں نے کہا تھا کہ تم نے نہیں کرنا جی تو چاہتا ہے کہ پوچھوں تو ایسے ہی اللہ اسے پوچھے گا کہ کیا تجھے یقین آ گیا تو کہے گا ہاں تو اللہ کہے گا کہ بس میں یہی چاہتا تھا کہ مجھے بھی زرا پتہ چل جائے کی تجھے یقین آ گیا ہے پکڑو اس کو اور پھینک دو دوبارہ سے بس یہی میں چاہتا تھا ختم بس فرشتے اس کو پکڑ کے گھسیٹے ہوئے لے جائیں گے اور وہ روئے گا چلائے گا اور اسکی آوازیں بلند ہوں گی اتنا شور ہو گا اسکا لیکن وہ دوزخ کے فرشتے ہوں گے وہ اس کی بات نہیں سنے گے بار بار موڑ موڑ کے اللہ کی ذات کو دیکھے مڑ مڑ کے اللہ کی ذات کو دیکھے گا اللہ اسے پوچھے گا فرشتے ٹھہر جاؤ اسے واپس لے کے آؤ پوچھے گا تو مڑ مڑ کے کیوں دیکھ رہا ہے وہ کہے گا مولا میں نے سنا تھا دنیا میں کسی سے کہ جب تو کسی سے راضی ہوتا ہے تب کبھی ناراض نہیں ہوتا اور جب تو کسی کو کوئی شے دے دیتا ہے تو اس سے کبھی واپس نہیں لیتا اور اسی طرح تو نے مجھے دوزخ سے نکال لیا ہے تو واپس کیسے ڈال سکتا ہے میں تو اس بات پہ حیران ہو کہ وہ پیچھے مڑ مڑ کے دیکھ رہا تھا تو مجھے کسی نے غلط بتایا تھا مجھے کسی نے غلط بتایا تھا کہ آپ جب کسی کو نکال لیتے ہیں تو واپس نہیں ڈالتے اللہ کی بارگاہ سے جواب آیا کیا بندے تو اس لئے دیکھ رہا تھا کہا ہاں مولا کہا یہ تو توں نے بلکل سچ سنا ایسا ہی ہے ہم جب کسی کو کوئی نعمت دے دیتے ہیں تو تو نعمت اس سے واپس نہیں لیتے **(سبحان اللہ)** ایسے اس کو بھی کہا کہ تو نے بند بھی خود ہی کرنا ہو ہم نعمتیں واپس نہیں لیا کرتے تو کہا مولا یہ تو نہیں ہو سکتا جواب دیا

مجھے تو آپ سے پیار ہی بڑا ہے میں شکرادا کرنا بند کرو مجھے تو لگا تھا کہ آپ کی طرف سے کوئی لاک ہے وہ ختم ہو جائے گا کہا بندے یہ میری طرف سے نہیں لاک اسے تو نے ہی لاک کرنا ہے دروازہ بند تو نے کرنا ہے یہ بات سمجھو آج کبھی بھی کسی کو نہ کہو کسی کو ذمہ دار نہ ٹھہراؤ اور میرا جب کوئی بچہ بھی ایسی بات کرتا ہے کسی کے اوپر لاتا ہے کسی چیز کو میرا سر پٹکنے کو جی کرتا ہے ک اس کو ابھی تک یہی بات سمجھ میں نہیں آئی کوئی اس کی خوشی اور غموں کو ذمہ دار نہیں ہے یہ آپ خود ذمہ دار ہوتے ہیں آپ کی ہر نعمت آپ کے اپنے ہاتھوں میں ہیں چاہے تو بڑھا لے چاہے تو ختم کر لے کسی نے آپ کیساتھ کبھی اس نظام کو اللہ نے اس طرح ترتیب دیا ہوا ہے کہ کوئی بندہ کسی کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا نہ کسی کی عزت کا خوشیوں کا نہ غموں کا نہ دکھوں کا نہ رزق کا نہ اولاد کا نہ کاروبار کا کسی کا کسی پر کوئی ذمہ نہیں ہے یہ سسٹم اللہ نے اس طرح ترتیب دیا ہوا ہے کسی کا کوئی ذمہ نہیں ہے یہ آپ کے اپنے ہاتھوں میں ہے چابی آپ کے پاس ہے چاہے تو آپ بند کر دے چاہے تو کھول دے تو کہا کہ آپ شکرادا کرنا بند کر دے تو وہ تڑپ اٹھا رونے لگا اس نے کہا حضور یہ تو نہیں ہو گا میں نہیں کر سکتا ایسا مجھے رب سے بہت پیار ہے یہ تو میری اپنی عادت ہے یہ تو میری زندگی کو اوڑھنا بچھونا ہے یہ میں نہیں کر سکتا کہ شکرادا کرنا چھوڑوں میں اپنے رب کے لئے شکرادا کرتا رہوں گا تو کہا بندے نعمتیں بند نہیں ہونی **(سبحان اللہ)** یہ نعمتیں کبھی بند نہیں ہونی اگر تو میری بات نہیں مانتا تو آفرا دھر سے ہے اگر تو نہیں مانتا تو یہ بند نہیں ہو سکتی اس نے کہا کہ مجھے قبول ہے میں ہر نعمت کو اٹھاؤں گا اس کو استعمال کروں گا لیکن شکرادا کرنا نہیں چھوڑو گا۔

☆ **اب دوسری بات آخری بات** اس کے پاس گے وہ اسی طرح ریت میں لپٹا ہوا ہے جسم ننگا ہے اور شرم گاہ جو ہے صرف وہ ریت میں ہے وہ بڑی امید سے اس نے دیکھا اس نے کہا حضور میرا پیغام دیا ہے کہا ہاں تیرے لیے بھی پیغام لایا ہوں رب نے کہا ہے ہاں تو میرا شکرادا کرنا شروع کر دے ہم نعمتیں دینا شروع کر دیں گے یہ بھی تیرے پاس ہی ہے تو نے خود ہی اپنی حالت یہ ابنائی ہے گورنمنٹ کچھ نہیں کرتی عمران خان نے کچھ نہیں کیا نواز شریف نے کچھ نہیں کیا دیکھو نہ ہمارے لئے یہ کچھ سوچیں ہم بھی کچھ کرے بازاروں میں یہ کام ہو گیا فلاں کام بھی خراب ہو گیا کسی نے کچھ نہیں کیا یہ سارے ہمیں غریب کون غریب کرتا ہے غریبوں کو اور غریب کرتے چلے جا رہے ہوا ایسا غریب جو ہے نہ اس کو چوک میں پکڑ کر نہ الٹا لٹکا دو ہر شخص اپنے حالت کا خود ذمہ دار ہے کوئی بھی نہیں ہے اس پر آؤ debate کرلو ہزار دن بیٹھنے کو تیار ہے ہم تیار ہے فلاں نے دیکھو ایسا کر دیا بھئی تیرے ہاتھ میں ہی جو یہ تیری حالت ہے رب کہہ رہا ہے کہ تو خود شکرادا کر **(سبحان اللہ)**

تو کر یہ بھی تو کر میری طرف سے تو پہلے ہی ہے کھلا ہوا ہے سب کچھ میں کیوں کھولوں مطلب میں نے کوئی شے بند کی ہے جو کھولوں گا میں نے تو کبھی کوئی شے کبھی کسی پر بند ہی نہیں کی یہاں تو ہندو بھی کھائے سکھ بھی کھائے یہودی بھی کھائے مسلمان بھی کھائے سانپ بھی کھائے شیر بھی کھائے دنیا جہاں کی چونٹیاں مچھلیاں کروڑوں مخلوقات زمین کی تہوں میں ہم پال رہے ہیں تجھے بھی ہم کیوں نہیں پال سکتے توں تو ہمارا بندہ ہے اشرف المخلوقات ہے انسان ہے تجھے کوئی نہیں اتنی برکتیں ہم نے پہلے سے اتاری ہوئی ہیں یہ کوئی نئی چیز ہے ہم نے کون سی نئی چیز دے دی کھولنے میں جو بند کی ہوئی ہے تو خود شکرادا کراو ہو کیا ساری زندگی کے جو بند در تھے وہ کھل نہیں گے تو خود کر اب وہ جو ہے چلا اٹھا اس نے کہا یہ آپ نے کیا

کہہ دیا ہے مطلب یہ میری وجہ سے ہے میں شکر ادا کروں کس بات کو کرو کون سی شے میرے پاس ہے جس کا میں شکر ادا کروکس بات کا کرو میں کون سی شے ہے میرے پاس جس کا میں شکر ادا کرو جیسے میں نے ابھی کہا ہوا فضاء آنکھیں کان دل جگر گردے کتنا کچھ ہے بولو کیسے کیسے قیمتی اعضاء ہیں۔

بزرگ کا واقعہ

کوئی شخص کسی اللہ والے کے پاس گا کہا وہ نہ ایک فلاں شخص آیا تھا پچاس ہزار کہہ رہا ہے اس کو گردے کی ضرورت ہے تو دو ہے تیرے ایک دے دیں اس نے کہا جی گردا نہیں دے سکتا میں کہا اچھا چلو کہا اور ایک اور بھی شخص آتا تھا اس کا آپریشن ہے تو کہہ رہا تھا ڈھائی لاکھ دوں گا ایک آنکھ دے تیری دو ہے نہ تو ایک دے دیں ڈھائی لاکھ وہ ہے اس نے کہا کیسی بات کرر ہے ہیں میں آنکھ کیوں دوں کہا ایسا ہے کہ ایک ہاتھ اسکا کٹ گیا وہ بھی کہہ رہا تھا کہ حضور کہی سے ہاتھ کا بندوبست کردے دو ہاتھ ہے وہ پانچ لاکھ دے رہا ہے ایک دے دیں اس نے کہا حضور کیسی بات کرر ہے ہیں میں کیوں دوں گا ہاتھ آپ نے شدید ڈانٹ کر اس سے کہا بدتمیز جھوٹا کہتا ہے میں غریب ہوں یہ پندرہ لاکھ کی چیزیں تو میں نے گن لی ہے It Is Reality ہے یہی حقیقت ہے یہی بات آپ کو جو اللہ نے دیا ہوا ہے وہ کروڑوں کا ہیں تو اس نے کیا کہا کہ میں کس بات کا شکر کروں تو ان ساری چیزوں کی کیا ہوئی ناشکری جو دیا ہوا تھا اللہ نے کہا اچھا اس نے کہا میں کس بات کا شکر کرو موسیٰ آپ سمجھدار ہیں میرے تو تن پہ کپڑے بھی نہیں ہیں مجھے آج تک دیا کیا اللہ نے یہ جملہ یہ جملہ عام آج کل گھروں میں ہیں بولتے ہیں لوگ ہمیں آج تک ملا کیا ہے شوہر نے آج تک ہمیں دیا کیا ہے اس بیوی نے آج تک تمہیں دیا کیا ہے یہ جملہ تو عام ہے تو یہی اس بدبخت نے بولا اس نے کہا اللہ نے مجھے دیا کیا ہے جس کا میں شکر کرو تو حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے دیکھا کہ اسی وقت اللہ نے بھی دیکھو دیر نہیں کی جس طرح شکر کرنے والوں کے لئے دیر نہیں ہے ناشکری کرنے والے کے لئے بھی دیر نہیں ہے فوراً اسی وقت تیز ہوا کا جھونکا آیا اور جتنا وہ ریت کو اس کا آخری سہارا جس نے اس کی شرم گاہ کو ڈنپا ہوا تھا اللہ نے وہ بھی کھینچ کے ریت پھینک دی ننگا ہو گیا شرم کے مارے بھاگا آگے پیچھے ہاتھ رکھ کے اور سامنے درختوں میں گم ہو گیا جو نعمت تھی وہ بھی چھین گئی تو یہ ہماری قوم کا حال ہیں یہ ہماری قوم کا مرض ہے ہم ناشکرے لوگ ہیں بس ہم ناشکرے لوگ ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں ہمارے اپنے قبضے میں ہر چیز ہے تیرے ہاتھ میں دی ہے علامہ اقبال نے کہا تھا

؎ عبث ہے شکوۂ تقدیرِ یزداں   تو خود تقدیرِ یزداں کیوں نہیں ہے

کہاں عبث ہے فضول ہے کہ میرے رب نے میری تقدیر ہی غلط لکھی تقدیر یزداں یہ بھی اللہ کی تقدیر کے اوپر شکوے کر رہے ہو یہ عبث بات کرتے ہو یہ فضول بات کرتے ہو عبث ہے شکوائے تقدیر یزداں تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے کہا اصل میں تو خود ہے تیرے ہاتھوں میں تقدیر ہے تو چاہے تو اپنے آپ کو سرخیل بن کے چمک اٹھے تو چاہے تو رازئل سے رازئل بنے تمہاری اپنی مرضی تمہاری اپنی رضا ہے اللہ نے تمہیں مجبور کبھی نہیں کیا تو آؤ میں اور آپ اپنی زندگی کے اس بھور سے باہر نکلے اس قرآن کی آیت سے (سبحان اللہ) کہا کہ اگر تم واقعی میری عبادت کرتے ہو تو میرا شکر کرو اگر تمہیں واقعی میری عبادت کرنی آتی ہے پھر تو وہ شکر ہے میرا پھر دو سجدے کر کے دو چار نمازیں پڑھ کے سمجھتے ہو کہ عبادت ہو گئی ہے میری یہ عبادت نہیں عبادت میرا شکر ہے میرے بندے نے میرے آگے سر جھکا یا رضا سے آج سے شکوئے بولوں بند ہو گئے ساری کی ساری جو ہے محرومیاں آج دور ہو گئی یہ آپ خود ہے محرومی بھی آپ کے پاس ہے اور ساری کی ساری برکت بھی آپ کے پاس ہے۔

اللہ سلامت رکھے ہمارے پیرو مرشد کو آپ کی سوچ کو آپ کی اس خوبصورت تربیت کے انداز کو آپ نے ہمیں کوٹ کوٹ کے یہ چیزیں بتائی سمجھایا بیٹا یہ کچھ نہیں آپ نے خود ہی کرنا ہے کبھی ہمیں بھی آ کے نہ کہنا کچھ بھی ہم نے آپ کو بتا دیا ہے سمجھا دیا ہے اب خود آپ نے کرنا ہے آپ کے ہاتھوں میں ہیں چاہے تو خلافت سے بڑے مرتبے پہ جا پہنچے نہیں تو اسی طرح ایک گندی نالی کے کیڑے کی طرح زندگی گزار دے تمہارے اپنے ہاتھوں میں ہیں تمہارا اپنا معاملہ ہے یہ ہمارے پاس نہیں ہوگا ہم نے دعا تمہارے لئے پہلے ہی کر دی ہے جس طرح اللہ کہہ رہا ہے میں نے سب کچھ پہلے ہی کھولا ہوا ہے ایسے ہی شیخ بھی تمہیں پہلے دن ہی سب کچھ بیعت کے دوران ہی دے دیتا ہے اس کے بعد اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی اس کے بعد آپ نے خود کرنا ہوتا ہے میں اکثر کلاس میں ایک شعر پڑھا کرتا ہو یونیورسٹی میں ضرور اسے پڑتا ہو کہ میرے بچو کو یہ چیز سمجھ آئے مرد کی اصل تعریف جو علامہ اقبال نے جو کی ہے

؎ مرد کہتے ہیں اسے ہے بندگانِ طمطراق   جو جلالِ برق و باراں کا اُڑاتا ہو مذاق

دوڑتا ہو شعلہ جو بجلی کا دامن تھامنے   مسکراتا ہو گرجتے بادلوں کے سامنے

مضحکہ کا کرتا ہو خوں آشام تلواروں کے ساتھ　　جس جس کی نیندیں کھیلتی ہوں سرخ انگاروں کے ساتھ
تم مگر اس زندگی کے کھیل سے رہتے ہو دور　　آفریں اے عصر حاضر کے جوانانِ غیور
یہ بھی کوئی زندگی ہے غم کی ماری زندگی　　غربت کی تہہ میں کلبلاتی و بیچاری زندگی
زندگانی کی حقیقت کوہ کن کے دل سے پوچھ　　جوۓ شیر و تیشہ و سنگ گِراں ہے زندگی

زندگی آمد برائے بندگی زندگی بے بندگی شرمندگی

آپ نے کھول کے رکھ دیا کہا یہ سب تو نے خود بنایا ہے اپنے اوپر اللہ کا شکرادا کرنا شروع کرو ہر شے ہی کھل جائے گی بند کردو ہر شے بند ہو جائے گی تو آؤ مجھے اور آپ کو اس آیت سے اللہ برکت عطا فرمائے اور ہم سب کو اس عظیم سعادت سے بہرامند فرمائے ہماری زندگیاں امن اور سکون سے بسر ہو اور جو وہ اللہ نے کہا تھا یہ جو بستی ہے اس نے جب ناشکری کی تو ہم نے ساری روزی چھین لی ہم نے وہ جو سارا ہے اس سے واپس لے لیا ہم نے وہ ساری برکتیں واپس لے لی تو اس کو رواس کردو جونہی شکرادا کرو گے تو روزی پھر آجائے گی وہ برکتیں پھر آجائے گی وہ امن پھر آجائے گا وہ فضل پھر آجائے گا ناشکری کرتے جاؤ گے وہ اور زیادہ گہری ہوتی جائے گی۔

مجھے اور آپ کو اللہ توفیق عطا فرمائے (آمین)